تحقیقی مقالے کو چھ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

پہلا باب "قیام امن کی کاوشیں: مختصر تاریخ" کی وضاحت کرتے ہوئے امن کے بنیادی تصورات کی روایت کا جائزہ لیتا ہے اور امن کو بطور نظریہ متعارف کروانے پر سیر حاصل تجزیاتی مطالعہ پیش کرتا ہے۔

باب دوم "برطانوی سامراج، اُردو افسانہ اور امن کا تصور" قیام پاکستان سے پہلے برطانوی سامراجی رویوں کے نتیجے میں سماج کے مختلف طبقات میں جاری احتجاج کی زیریں اور بلند آہنگ کوششوں کو کہانی کے ذریعے سمجھنے کی کوشش کرتا اور کشمکش کے عروج سے گزرتے ہوئے نو آبادیاتی تسلط میں جکڑے ہوئے سماج کی جدوجہد کا جائزہ لیتا ہے۔

باب سوم "تقسیم، فسادات اور اُردو افسانے میں امن کی امنگ" کا مفصل مطالعہ پیش کرتا ہے۔ اُردو افسانہ اپنے ارتقائی دور میں ہی ثروت مند ہو چکا تھا۔ سماج کی کروٹیں مختلف موضوعات کو سامنے لا رہی تھیں۔ سامراجی حکومت سے نجات نے آزادی کے تصور کو روشن امکانات عطا کیے تھے لیکن بدنصیبی نے فسادات کے لہو سے آزادی

کے چہرے کو گہنا دیا اور فرد اور معاشرہ دونوں ہی اپنی سمت کھو بیٹھے۔ یہ داغ داغ آزادی کی صبح کسی خواب کی تعبیر نہ تھی اور امن کا تصور رکاوٹوں سے دوچار ہو گیا۔ انہی رکاوٹوں کی افسانوی پیش کش کا ارتقائی تجزیہ فکر و عصری میلانات کے تناظر میں سامنے لاتا ہے۔

باب چہارم "مارشل لاء ادوار کے اُردو افسانے میں امن کے تصورات" پاکستان میں یکے بعد دیگرے لگنے والے مارشل لاؤں کے جبر کی داستان ہے۔ جہاں تقریر و اظہار ہی پر نہیں تخیل و افکار پر بھی جبر کا سایہ ہے۔ حرکت تیز تر ہے مگر سفر آہستہ، منزل گم شدہ ہے اور راستے غیر یقینی کی گہری دھند میں کھو چکے ہیں۔ ان سانحات کے بطن سے پیدا ہونے والے افسانے اپنے فن محاکے و تجزیے کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ عہد کا آشوب کس طرح تخلیق کار کی فکر کا حصہ بنتا ہے اور کن تصورات کی صورت اظہار پاتا ہے، افسانوں کے مطالعے میں اس نقطے کو سامنے رکھا گیا ہے، افسانہ نگار لوگوں کی آزادی سلب ہونے کے خلاف آواز اُٹھاتا ہے اور ان موضوعات کو اپنی تخلیق میں جگہ دیتا ہے جو عام افراد کی زندگی کی صورتِ حال کو پیش کرنے پر قادر ہوں۔

باب پنجم "عالمی دہشت گردی کی لہر اور اُردو افسانہ میں امن کی حمایت" ہے۔ جو اُردو افسانے میں عالمی دہشت گردی کے تناظر اور عکاسی کا محاکمہ پیش کرتا ہے۔ کوشش کی گئی ہے کہ اس وقیع پس منظر کا تحقیقی و فکری جائزہ پیش کیا جا سکے۔ اس تناظر میں مختلف ادوار کے سیاسی و معاشرتی میلانات، موضوعات کے ساتھ بدلتا ہوا اسلوب اور عصری رجحانات کے مطالعے کو بھی پیش نظر رکھا گیا ہے۔ عالمی دہشت گردی کی لہر نے پھیلتی ہوئی آگ کی مانند